
REGISTERED NO. A.783
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS
OUDH PUNCH
LUCKNOW
1927
WEEKLY
۱۹۲۷ء
लखनऊ
جلد ۱۲
دوازدہم
जीलद
नः १२
M.B. KHAN
ARTIST
LUCKNOW

مفید نہو تو قیمت واپس

جوہر تیمانی بہار عمر جاتی ہے خزاں کہتی ہے آنکھو
جوانی روٹھی جاتی ہے کسے ہم جو منانیگو

ایسی حالت میں یہ گولیاں منگایئے اور خود اختیار میں لطف شباب جب چاہے اٹھایئے نقلی ... دل دماغ اور خاص قوتوں میں اضافہ طاقت کا ہوگا [illegible] کے لیے نعمت بے بہا ہے ۔ [illegible]

روغن لقمانی لطف ہے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ روغن حقیقتاً ماحصل لطف شباب ہے ایک ہی مرتبہ کے استعمال کرنے سے وہ لطف اور حالت ہوتی ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی ہے مطلوب کو طالب اور طالب کو مطلوب بنا دیتا ہے ۔ جو شخص ایک مرتبہ آزماتا ہے شیدا ہو جاتا ہے ۔ زیادہ تعریف خلاف تہذیب ہے ۔
قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ دو شیشی ہے تین شیشی للعہ

طلاء عجیب وہ تمام شکایات جو اوائل شباب کی غلط کاریوں سے پیدا ہوتی ہیں جنکو مریض خود بخوبی جانتا ہے اون کیلئے یہ طلاء استعمال کیجئے تمام کمزوری ہوا نہ ہو تو قیمت واپس ۔ اکثر مختصر سی مدت میں ایک [illegible] اور [illegible] شخص بھی دوبارہ شباب کا لطف پیدا کرکے وہ قوت پیدا کر دیتا ہے کہ انسان فرط قوت سے بیتاب ہو جاتا ہے لیکن [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

[illegible]

طلسمی گولیاں [illegible]

[illegible]

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک ہی [illegible] زبردست [illegible] طلاء ایک قسم کا [illegible] قوت پیدا ہوتی ہے [illegible] ہوتی ہے [illegible] اور ممسک بہترین [illegible] قیمت صرف [illegible] فی شیشی علاوہ محصول

روغن ملذذ [illegible] صرف ایک مرتبہ استعمال کرکے ..... معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دفعہ کے بعد عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ علاوہ محصول

حبوب ممسک ایک گولی کھا کر گھنٹوں لطف صحبت اٹھایئے [illegible] ہونگے تو کسی طرح [illegible] اور [illegible] جب تک ترشی نہ کھائیں ہرگز ... [illegible] قیمت فی [illegible] روپیہ علاوہ محصول [illegible]

نوٹ ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہو تو [illegible] قیمت واپس کی جاتی ہے ۔

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

گھوڑ چڑھی

[illegible]

اکسیر حیران [illegible]

[illegible]

طلائے نادر [illegible]

[illegible]

[illegible] میڈیکل ہال لکھنؤ

سفوف مراد

ہر قسم کی نامردی، کمزوری، سستی اور جریان کا بہترین علاج

[illegible]

طلائے مسیحا [illegible]

[illegible]

حبوب حیرت [illegible]

[illegible]

روغن مجیب [illegible]

[illegible]

حبوب ... احتلام [illegible]

[illegible]

اکسیر ... [illegible]

[illegible]

شفا پوڈر [illegible]

[illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جلد ۱۲ نمبر ۱۲

مضامین غیر

(جمعہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

غزل

در مدح حکیم ابو الطیب محمد سمیع دارث انصاری فرنگی محلی
لکھنوی اجرہ وغیرہ

کون خواب ناز سے اوٹھا یہہ بڑا ہوا
اور اک تازہ زمین پہ آسمان پیدا ہوا

الفت شیرین کا جب فرہاد کو سودا ہوا
ضرب تیشے کی ہر پتھر شکر پارا ہوا

منہ سے پھونک کے جو پھونکا طاق تربت پہ چراغ
اس طرح کا جل اٹھا اسکا سب کالا ہوا

حسن کی لی تنے بھگے تو پھر آفت سے پہلے
عشق کا طوطا جناب دل کا ہے پالا ہوا

نفی تا نفی کرتے ہوئے عاشق نظر کے تنہیں
سنتے ہیں جلوہ دکھانے پردہ آمادہ ہوا

اب خدا ہی ہے سانے جو قفس میں جسم زار
سن کے آمد فصل گل کی بلبل کر گیا ہوا

عشق کا دل سے علاقہ ہے تو ہے زار و نزار
تن ہے قربانی کا دنبا اس لئے موٹا ہوا

سوچ بے صحرا کے دامن کی بنائیں گے قبا
عشق کے خیاط لے نا پا تو اک کرتا ہوا

بجھ گیا شام اودھ صبح بنارس کا چراغ
مصر کا بازار جس دن سے یہہ کلکتہ ہوا

گالیاں کھاتے ہیں سپنے میں مگر مٹتے نہیں
جان آفت میں ہے جب سے دیدکا بیکا ہوا

جا ستون پر رہ گیا فرہاد بس سہلاتے سر
مانع شور رہ گئی اک عشق کو چپاتا ہوا

حسرتوں کا شور امید کا یعنی پلاؤ
تعب کھا پی کر ترا بیمار ٹھنڈا ہوا

حسن کے جلوون نے گو ڈاکون سے سینچا بھا
بعد اتنی کوششون کے غضب باغیچہ ہوا

کیون جناب شیخ میخانے مین جانے کیلیے
ریش اقدس مین فقط دو گھنٹے تک کنگھا ہوا

ہائے اللہ کہہ کے وہ سوتے ہین چونک اوٹھے حکیم
آبلہ دل کا جو پھوٹا ایک دناتا ہوا

انسانیت

تا مل است لبسے گم شدن

سچ کہا ہے حضرت غالب نے ؎

آدمی کو بھی میسر نہین انسان ہونا

مستقیم القامہ امید ہے کہ مسلم ہو تا کوئی فخر کی بات نہین میان ڈاردن قائل ہین کہ ان کے آبائے اولی مین سے افریقہ کے اکثر ڈالی والے تن کے چلتے ہین۔ برائے کھیت مین تصرف کرتے ہین اور اگر مالک مزاحمت کرتا ہے تو لکڑی سے کے سیدھے ہو جانے نہین اشارہ ہوتا ہے کہ آؤ برخے مرد ہو تو ہمارے ساتھ تھوڑی دیر ناتا پاڑو۔

متحرک بالارادہ غالباً ہر ایک جانور ہے۔ ہم اگر اونکی حرکت ارادی سے واقف نہون تو اس سے یہہ کب لازم آتا ہے کہ ونکا اپنی جگہ سے رینگنا کسی ارادے کا تابع نہ تھا۔

ہنسنا رونا خواص انسانی ہین اگلے مصنفین نے لکھ دیا ہے یہہ بیچارے ایسے جانورون سے واقف نہ تھے جو ہنستے بھی ہین اور روتے بھی ہین یہہ زبان دان مرتے ہو ہنسنے رونے کی وجہ پر انھین اطلاع ہوتی اسنے کا ادراک ہی ہو جاتا کچھ دنون ادھر ایک سیگزین مین کسی صحرائی جانور کی بے اختیار ہنسی کا حال چھپا تھا ربا گریہ تو وہ بھی حضرت انسان کے ساتھ مخصوص نہین کتے کو ڈھیلا مارکے دیکھیے کیسی فریاد کرتا ہے۔ ہان یہہ دوسری بات ہے کہ گریہ سے آپکی مراد آنسو جانا ہو۔ شکاریون کا قول ہے کہ ہیال کی ترائی کے ریچھ اکثر جھابا اندھے نکلتے ہین اگر ان پر چھرے بھرا ہوا کارتوس داغ دیا جائے اور کوئی مہلک زخم نہ ہو پہنچے تو فوراً گر وہ منتشر ہو جائے تو پھر رہہ وہ اپنے زخمی عضو کو ہاتھون سے تھامتا ہو جیسے "بھون بھون" مین کرنا شروع کرتا ہے۔ گرد اگرد سب برادری والے جمع ہو جاتے ہین اور آپس ایکا مین یعنی ہم آہنگ ہو جاتے ہین دیر تک بزم تعزیت برپا رہتی ہے۔ جب چوٹ مین سکون ہو جاتا ہے تو پھر وہی اودھم کو دشروع ہو جاتی ہے علاوہ اسکے یہہ خواص اگر حضرت انسان کے ساتھ مخصوص بھی ہون تو کونسا فخر کا مقام ہے۔

غرض یہ ذالقیاس دیگر تعریفات و حدود بھی موجودات مین پائے جاتے ہین مگر وہ صفت ایک ہی ہے جس پر حضرت اکڑتے پھرتے ہین جو ہیاکی دم بنا کے اور عالم بھر کو اپنا غلام سمجھتے ہین وہ کیا ہے؟ ابھی وہی نفسی لطیف جسے لوگ عقل کہتے ہین۔ یہہ اگرچہ جنس سے بڑی نہین جزو دو رہتی ہے لیکن ہے بلا کی چیز اسکو اصطلاح منطق "کہتے ہین۔ یہہ اتنی سی قنینی جزئیات کلیات جاتی ہو انسانی افعال فکریہ کے میدان مین ہر وقت کبڈی کھیلتی رہتی ہے۔ خدا نہ کرے کہ یہہ ناقص ہو۔ خدا نہ کرے کہ یہہ فاسد ہو۔ خدا نہ کرے کہ نواہیس آلیہ کے اعزت اسکی باگ چھوٹ کے نفس امارہ کے قابو مین جائے۔ ابھی تو یہہ بھلی ہو جاتی ہے۔ ایک عنان گسستہ مانند بھیریے عالم کے قرین امن و امان کو روندنے کے واسطے کافی ہوتی ہے یہہ جبتک قوانین آلیہ کے بس مین رہتی ہے اس وقت تک اسکا نام "انسانیت" رہتا ہے۔ ادھر ناموس اخلاق کی ران بچری ڈھیلی ہوئی ادھر دو ہی شیطان یہہ دنوازم نفسانیہ نے کا دوسے اشیرون پر رکھ دیا تھا تو طلاقت تمام ہوا انتہ زوری شروع ہو گئی۔ اللہ اللہ وہ بھی کیا زمانہ تھا جب انسان اسی قوت نطق کے زور سے تقدس و کمال کی منزلیں طے کرنے پر آمادہ رہتا تھا۔ اب وہ زمانہ آن لگا ہے کہ سچ ہم آدمیان گم شدند میر اسعار خشہ دم نا انسانون سے جون نفو نطق شریف کی شرارت مین اندھا لگا یا تسبیح اور کشتی کو اکذب بنایا۔ آمین جاسے شیخ ابو الفضول ہون ذلالہ کو اس پر شاد۔

ان دونوں سے عرض معروض کا وقت جا رہا ہے
پاس نہیں ہے نہ ہمیں امید ہے کہ ہماری گزارش نے
جا ویں ہوگی لیکن ہم بھی بائی سرنگ استقلال چھانے ل
دُنیا سے الناس ہے کہ ذری آنکھیں کھولے جمعیت خاطر
کے ساتھ غور کرے کہ آیا جنکے اقوال پر عمل کیا جاتا ہے انہیں
انسانیت کے خواص ہیں بھی یا نہیں؟ ان کے زبانی
دعوے کیا تھے اور آخر میں ان سے کیا سرزد ہوا؟ کہاں
وہ دل بے مدعا کی قصیدہ خوانی لا نرید منکم
جزاءً ولا شکورا " ہم تم سے کسی انعام اور
صلے کی خواہش نہیں کرنے کی بانی " ان
اجری الا علی اللہ " جو کچھ اجرت لیں گے
وہ صرف خدا ہی سے لیں گے " کی کہانی سے
دیا دھرم کا مول ہے، پاپ مول ابھمان
کسی دیانہ چھوڑیئے جب لگ گھٹ میں پران
کی تکرار۔ اور کہاں آنکھیں کھلے لاؤ کار جبر، تیر انداز
بھگراؤ، بچھراؤ، پتھراؤ، آباد دھاپی، پٹا لوکی،
بم ہو، جتھم دھاڑ، چھینک جھپٹ، نفسانیت
خود غرضی، دل آزاری، بدتمیزی، جوتی پیزار
دُرائی، دھینگا مشتی، نکا فضیحتی، دانتا کلکل
ہاتھا پائی، سر پھٹول، لوٹ مار، قتل فساد کی
شاہت، نفس امارہ کی پرستش، اصل
انسانیت سے قطع تعلق، مدنی بالطبع ہونے
سے بیزاری، جسکو دیکھیے لاٹھی پرشاد۔
جس پر نظر کیجیے خدائی فوجدار خان کا داماد
غیروں سے لڑتے لڑتے اپنی ہی فوج پر
اولٹ پڑے اور لگے ٹکا دھانے جن سے
مقابلہ تھا وہ اپنی قوم کو آدمی بنانے کی فکر
میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں مگر انھیں
انسانیت کے اصلی مقصد سے علاقہ نہیں
چند خود مطلب بڑے سرے کے قابو میں ہیں لیکن باقی قوم کو
ہر آفت سے بچانے میں کامل مہارت رکھتے ہیں۔ یہاں
یہ حال ہے کہ اپنی ذاتی خواہشوں پر ساری قوم کو اس
جنگ کی بدولت ابرار و احرار میں الاحرار سید الاحرار ہے۔
سوائے اس کے تو ... نہ انصاف حکومت شہری ان
یوں ہی بارلمنٹ ... ہیں سے کوئی کے خود بخود

کراتے ہیں اور خود بیٹھے ہر کبرے ہوکے تماشا دیکھتے ہیں
عرب کی حکایت ہے کہ ایک صاحب اپنی جورو پر
خفا ہوئے لڑائی بڑھ گئی میاں نے ایک ڈنڈا رسید کیا
بی بی خاموش تو ہو ہیں مگر مر بھی ہو گئیں اب ہوا
قصاص کا خوف۔ محلے میں کوئی نامی گرامی فقرے باز
رہتے تھے جی میں آئی کہ ان سے مشورہ کریں۔
گئے اور واقعہ بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ آپ
دوں اور کرو تو شاید قصاص کی بلا ٹل جائے۔
اپنے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ، راہ گیروں میں
سے جو کوئی اچھا خوش پوشاک رنگیلا جوان
دکھائی دے اوس سے کہو براہ خدا ذرا ایک
تکلیف فرمائیے جب وہ تمہارے گھر میں آئے تو
بی بی کی لاش کے پاس بٹھا کے اوسے بھی ٹھنڈا کرو۔



غسل صحت
سر صوبہ: " غسل کرتا ہوں میں بجٹ کی گندگی سے پاک ہونے کو "
پنچ بہ اللہ اکبر

اور اپنی سسرال والوں کو بلوا کے دکھا دے کہ بیگم
صاحب اس جوان سے گرفتار تھیں۔ رسوائی کا موقع
بھی تھا صبر نہ ہو سکا۔ آخر وہ بھی عزت دار ہیں اپنی
آبرو کا پاس کرینگے اور خون معاف ہو جائیگا۔
مشورہ معقول تھا مقبول ہوا۔ سسرال والے
خوش بھی ہوئے اور داماد کو خون معاف بھی کر دیا۔
لیکن دل لگی یہ ہوئی کہ فقرے باز مشیر صاحب اپنے
مشورے کی چھری سے حلال ہو گئے
یعنی یہ دوسرا مقتول کوئی غیر نہ تھا
جناب مشیر صاحب کا رنگیلا چھبیلا فرزند
تھا جسے قاتل صاحب پہچانتے نہ تھے۔
پارٹی بازی نفسانیت نواز ہندوستانی
بھی اپنی قتل فساد سے اپنے فرزندوں
اور عزیزوں پر بلائیں نازل کر رہے
ہیں اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہمارے
لارڈ برکن ہیڈ صاحب کو چبا چبا کے
باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔ ہاں صاحب
کیوں نہ ہو انکے منہ میں چاول ہیں۔ اگر آج
اہل ہند جامہ انسانیت کو تبس سمجھ کے
نہ اتار پھینکتے تو ہر گز آپ یہ نہ فرما سکتے
کہ اہل ہند اپنے باہمی اختلاف کو رفع
کرنے کی متفقہ کوشش کیوں نہیں
کرتے نفاق کی حالت میں جدید قسط
اصلاحات کی درخواست گورنمنٹ
سے نہ کرنی چاہیے۔ دو سال گزرنے
کے بعد بھی یہ ٹھیک نہیں کہا جا سکتا
کہ اصلاحی اسکیم کامیاب ہوئی یا فیل
ہو گئی۔ زبردستی اپنے آرام کے لیے
اگر ہم کسی طرح تمدن پر مجبور کرنا اوسکے
بعد ناقص اختیارات اور کامل بیہودگی کے ساتھ کچھ
شعبے اہل ہند کے حوالے کرنا پھر تیغ زن کے ہو اب
امید پر امتحان لکھ کے نہ یہ حضور کو فعل نہیں ہے یہ
ان قومی بدگوں کو کہ نہ یہ ہندوستانیوں کی عقل
... کا فعل ہے ... نہ یہ حضور تھا ماس مخصوص
اتفاق ... چند سال کی مدت ہوا ... مختلف فرقے

فرض ہو گیا تھا پولیس تھانے کے بھوش میں [illegible] جلیانوالہ باغ میں بچا۔ [illegible] صفت اور [illegible] لگانی پڑی تھی یہ فرسودہ واقعہ ہے حال میں بہ دست دیا ابھی جنہوں پر انسانیت کا سایہ پڑ گیا ہے ابھی ہوئے۔ انسان نہیں ہوئے ہیں۔ ترکی اصلاحی سکیم کے علاوہ چند اصلاحیں [illegible] اونھوں نے خود حاصل کر لی ہیں۔ اور آپ دونوں ان میں [illegible] مجبور ہو گئے ہیں۔ اونھوں نے کہا میو سپلٹی ہماری آپ نے فرمایا بے شک! اونھوں نے کہا [illegible] آپ نے کہا بلا اس وا [illegible]۔ اونھوں نے کہا پولیس ہماری آپ نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اونھوں نے کہا کہیں چو بیٹھن گیا چولھے کی جڑ میں آپ نے فرمایا آمنا و صدقنا۔

وحشی ہندوستان [illegible] جو بیس برس پہلے اس قابل نہ تھے کہ اپنی حکومت اپنے ملک پر قائم رکھ سکیں۔ تیس برس کے اندر اصلاحات کا بوجھ اوٹھانے کے لائق ہو گئے۔ اور دو سو برس میں ہندوستانی اس قابل نہ ہوئے کہ تعلیم کی خرابی [illegible] کار و بار کا بار قبول کر لینا۔ لیڈروں کے لیے خالی زبان اور قلم کی حرکت سے پیٹ بھرنے کا سامان ہو جانا۔ اور اسی طرح کے دوسرے راستہ اگر انسانیت کے ملک میں گئے ہوئے ہیں تو پھر کون ہیں صاحب کی طرح سیکڑوں [illegible] حیثیت سے سیاہ سال تک ظاہر کرتے رہیں گے کہ دیکھیے دو برس گزرنے کے بعد بھی اصلاحات کامیاب ہو نگی یا فیل ہو جائینگی۔

پس اے سیاہ سرو ثمان سفید انسانوں! اگر اپنا بھلا چاہتے ہو تو ان شیروں کے پھندے سے نکلو جو تم کو ہر وقت اپنے بیہودہ خیالات کی پیروی کرنے پر آمادہ کر لیتے ہیں۔ ہر ہفتے تم سے چندہ مانگنے کے لیے ایک نیا طوفان برپا کر دیتے ہیں۔ تم بھڑکے اور [illegible] نے اپنا الو سیدھا کیا۔ جھٹ ایک انجمن گڑھی اور [illegible] مین۔ بھلا کر ہا! بھلا [illegible] آزادی میں پہنچے اور صدا لگائی خوش ہو تیری نگری ہے!! خوش بہ تیری نگری۔

کبھی اونٹ پر سوار کبھی ہاتھی پر ہاکی جاتے جاتے ہندوؤں پر حکومت کی طرف سے بڑھ ساری جاتے یا مسلمانوں پر یہ اگر ایسا ہوا بھی آ پڑا گیا ہے۔ یہی واقعات روٹی کمانے کا وسیلہ بن جائینگے۔ یار و ایسے منہ چڑوں سے پیچھا چھوڑو اور پھر حکومت وقت سے جو چاہنا مانگ لینا۔ اگر یہ نہ کیا تو تم ہو اور تمہاری قسمت۔

راقم [illegible] ۔ روی

تقویم نوروز

المنۃ للہ کہ ہوائے خوش آورد ش

باز آمد از این و زمستان برسیدیم

(تحتہ ۵ مارچ [illegible])

جرائد مجاہد پر بیٹھے اون کا ذکر کچھ پہلے ہو چکا کہ کھیت میں کونوں پر سے ترشی ہوئی کنکیا کی طرح پارٹی باز لیڈروں کی چلائی ہوئی ہوا پر مزاج ہو رہی ہے پیچھے کھلیا گو کج ہو۔ جھونک کے ساتھ قریب کی چھت [illegible] گریں۔ مگر ان تو لنگوٹے باز کی تھی پر ایک ریچ تاپنے بیٹھے ہیں۔ [illegible] کا زمانہ اسم آئے ذکر سے مگر قائم ہے بستی پر ہیلاں دائم ہے جس لیڈر کی جڑ بھی بڑھ ہوا میں پرچا اوڑائے جھجل کر آئے۔ اور جب لیڈر صاحب کی شامت آئے بداعمالی ظاہر ہونے پر ائی پچھلی روداد کھائی جائے۔ تو جنکا دم بھرتے تھے اونھیں پر [illegible] کی تیر کمان سے نشانہ بازی ہو بات چپ مانگ دار رہے۔ دوہرم کے پیچ کا وار رہے۔ جس کا نام سے کے مانگتے کھاتے تھے مر ا۔ خدا ئے تم وزیر جگت جگت گرد کہتے کہتے منہ خشک ہوتا تھا اونھیں سے مونڈ کھائیں پیٹا توڑ اکے دے جائیں۔ اگر بحث رہیں تو دو دلا نکلے کا بار کا کوئی اٹکلے بزرگ [illegible] بول میں لٹکا پڑے۔ لونڈوں کے لنگروں میں اٹکنا پڑے۔ اب مزید تو جیح بنے کرکے بگاڑ ہے جیسے مذاق کا اثر جادہ مستقیم پر چلنے لگے اخبار نویسوں کی جان پر نازل ہو۔ دھر ادھر دوڑ یا واپس آئیں۔ خریداران کبھی سنا ہیں ناظرین لکھیں نکالیں۔ [illegible] وزیر صاحب آپ کو سودا ہوا ہے

پہ آپ نے قبلہ و کعبہ کی مدینہ و [illegible] کی شان میں کیسی گستاخی کی اور مولانا [illegible] کے ذاتیات پر کیوں حملہ کیا۔ بات یہ ہے یہاں اڈیٹر کی ایسی تیسی خبر دار جواب اپنا سر ا ہو جو جھڑ [illegible] سمجھا تو شامت آ جائیگی۔ [illegible] پر [illegible] حالت پر گیا۔ ہم تو یہ کہیں کے خریدار ہو یہ تھے کہ یہی ایک قومی پرچہ ہے اسکی اپنے [illegible] کے تصدق سے مدد کرنی چاہیے۔ مگر یہ

نکوئی با بدان کردن چنان است

کہ بد کردن بجائے نیک مردان

اب سوا تین کوڑیان جو سال تمام کی قیمت سے باقی بچی ہیں فوراً پھیر دے اسی میں خیریت ہے ورنہ پریس کا اسٹاک نیلام کرا دینگے۔ بس پھر [illegible] معذرت ہو مت۔ نہ پلٹے رنگ نہ سیدھی ہو شرافت نہ پٹے۔ نہ یہ عذر قبول ہو کر خدا وند ہمارا یہ عیب [illegible] نہیں ہرگز نہیں کبھی نہیں۔ اگر مذہبی کام کرتا ہوتا تو مذہب کے نام سے پرچہ نکالتے تو سیاست کا طوطا کیوں پالتے۔ آپ کے قبلہ و کعبہ کہ مدینہ بنے میں رہا تھے کہ پیر۔ مگر ہن نفس کے شہرہ جو ذات مرجع عام ہو اوسکے ذاتیات سے کیوں نہ بحث عام ہو۔ اگر ذاتیات اعمال میں موثر نہوں اور آپ متاثر نہوں تو ہماری بلا نکتہ چینی کرے

قرآن مجید

مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن [illegible] مسلمانوں کی [illegible] نہایت آب و تاب کیساتھ چھپ کر مکمل ہو گیا ہے اور بکثرت طلب کیا جا رہا ہے۔ آج تک جسقدر ترجمے قرآن پاک کے ہو چکے ہیں یہ ترجمہ بہت سی خوبیوں کے لحاظ سے سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ تحت لفظی ہونے کے باوجود با محاورہ اور سلیس ہے۔ زبان [illegible] اور [illegible] کو معمولی لکھا پڑھا بھی [illegible] کی لکھائی چھپائی [illegible] نہایت اعلیٰ [illegible]۔ ہدیہ [illegible] ملنے کا پتہ [illegible]

خوردہ بینی کرے۔ جو ٹٹی کتیا جلیبیون کی رکھوالی
کرے اور آپ فرمائین کہ خبردار جو ٹٹی نہ کتنا وہ سا ہوگا
[illegible] امانت دار ہے خوش کردار ہے نیک اطوار ہے۔
اور جب جو ٹٹی کتیا تری جلیبیان لے کے چلتی ہو
اخبار نویس کا قول سچ ہو جائے تو حضور کو شرم نہ آئے۔
سمجھ کر آزردہ نہ کرین پھر بھی دیے جھکین تو جھلنے کی عزت
جھکین۔ ہر پھر کے اپنون ہی کو ریوڑیان بٹین۔
آثار چارج ایت رساعت رنگ کا مقتضی ہے کہ
امسال بھی ادھین حربہ صفت ...... طینت اخبار
نویسون کو ترقی ہوگی جو رنگ بدلنا اور بھونکنا جانتے
ہون۔ امرا کی چپکاری پر دم ہلائین گرادینے والے
کی صورت پہچانتے ہون۔ برسات کی تلی گھوڑیون پر
کثرت مین سبقت لیجائین۔ جہالت پر کبھی نہ شرمائین۔
ہر امیر کے دروازے پر دھونی رمائین۔ کوئی بیمار ہو تو
کانکھین کراہین، مرے تو ہائے وائے مچائین جشن صحت
ہو تو مبارکباد گائین سلامتی مانگین۔ شادی ہو تو سہرا
کہین۔ کہین ولادت ہو تو پردہ تانئین۔ اودھیا کے
امیدوار ہین۔ رنگین برتے بجاہین۔ شادیانے لائین۔
بھانڈون شہدون نائیون مسخرون کا حق خدمت انکا
حق ہو اور سیر بھی اعزاز کے طلب گار ہون۔ اگر رئیس
سو کبھی سنائے تو گلے کا ہار ہون۔ تقریبون کی مذمت
کرین۔ واعظ بنین نصیحت کرین دھمکیان دین بھبکیون پر
اوتر آئین ہر صورت پچھے مرین۔ [illegible]
کی چوری نہ بن پڑے تو پرایا مضمون چرائین۔ باپ کا
مال ہے کیون نہ ہتیائین۔ ناواقف کے سامنے [illegible]
علم کے پھریرے اڑائین۔

ادبی رسالے۔ چھپائی لکھائی کاغذ تصویرین [illegible]
[illegible] بھی اچھا [illegible] ہو مگر
خواہ مخواہ اردو پر احسان جتائین۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ذکر آتے ہی
[illegible]

بیل مانگین۔ روش کی لوٹ سے ناگین بچھائین
وہ کہے بڑے بھیا کا نجارت ہو تو یہاں صبر
و قرار رخصت ہو۔ [illegible] دیکھ پائے اور
سر اقدس کو جابجا بلندی سے گلدستہ بنائے تو عزت
بڑھے۔ سچ ہے وہی پھول جو میسر ہو۔ بے معنی
و مطلب الفاظ سے جملہ معنی دار [illegible] توجہ مین
ایک بوسہ نگون شعار۔ محاورات کی ٹانگ توڑے
چند با گنجی ہو۔ قافیہ شتر گربہ ہو۔ بے سرو پا [illegible]
ہو بیٹیون کے دل مین چھپانے کے جذبات پیدا کرین
بے حیائی کے سامان مہیا کرین۔ جن کے مطالعہ سے
بے پردگی کا ذوق ہو۔ گردن مین عشق و عاشقی کا
طوق ہو۔ مادہ لیڈر بننے کا شوق ہو۔ آزادی مین
مردون پر فوق ہو۔ طبعی حقوق سے بیزار ہون۔
شوہر سے لڑنے پر ہر وقت تیار ہون۔ بیوی جن کے
بازارون مین گھومین [illegible] دست
جھومین۔ عشاق کی قطار ہمراہ ہو۔ گھر مین شوہر
کے لب پر آہ ہو گھر تباہ ہو۔ بچے جننے کا دستور یکقلم
موقوف ہو۔ غیر طبعی حقوق حاصل کرنے مین گفتگو
[illegible] مصروف ہو۔ نطفہ [illegible]
سے گھر بھرے۔ شوہر غریب پرائی اولاد پالا کرے۔
زبان جلے تو بی بی کی آرام پائی سے چند پاپڑ [illegible]
کام ہو۔ رقیبون کا گھر پر اژدہام ہو۔ وہ بھی دست
شفقت کے [illegible] دکھائین [illegible] بنائین
بی صاحب کے نفقہ کے ساتھ اونکے دوستون کے
خرچون کا بوجھ بھی اوٹھانا پڑے۔ بی بی صاحب
فرمائین۔

"میرے پیارے تم بھی عجب الو کے پٹھے ہو میرے
دوست مشترکہ ہی کے ہین اب [illegible]
اور میان کو [illegible] پڑے۔ غرض ان رسالون مین ایسی
ہی نرالی باتین ہون۔ بدکاری کی [illegible]
ہون۔ لوگ انھین شوق سے دیکھین اپنی بہو بیٹیون کو
دکھائین ادب لطیف سے مستفید فرمائین [illegible]
[illegible]
[illegible] شوہر کی [illegible] کا نقشہ کھینچ کے
دکھائین [illegible] فرمائین

رفتہ رفتہ شوہر کے رقیبون کے [illegible] تحریر ہون
میان گرم گرم جلیبیون کے گھونٹ پیئین خفیف
ہون حقیر ہو تنا۔

شاعری۔ شاعر عشق کا جاٹ ہوتا ہے۔ سدا
جب سے عشق مین مبتلا ہو کے مرے۔ پھر بھی پوشاک
باقی ہو جب تو [illegible] زندگی کے دن تیر کرے۔
دنیا کی ہر چیز کو اپنا دشمن سمجھے بلبل کے [illegible] کو
سور دل مسکن کہے۔ ہوا چلے تو دل کی دھڑکن
بڑھے۔ بجلی چمکے تو جگر کی جلن بڑھے۔ مگر دل بھی
برقرار رہے جگر بھی استوار رہے۔ دیوانگی ہو جائے
عقل سے منہ پھرائے مگر گریبان بھی سالم رہے بیچے
بھی جوڑائے۔ فکر معاش بھی ہو نوکری کی تلاش
بھی ہو۔ منہ سے کہے ؎

ہم چپکے چپکے روتے ہین جب دل کام ہوتا

اور شاعرانہ مین بند [illegible] گردن سے [illegible]
کے سوئے نہ روئے نہ دھوئے نہ جان کھوئے [illegible]
گئے دکھتے ہے۔ دل چوری جائے مگر جب دیکھیے
کی صندوقچی مین موجود۔ ہر دم زبان پر گلہ بخت
نامسعود۔ صنائع و بدائع سے نفرت۔ کنایہ استعارے
سے عداوت۔ قواعد عروض الفت۔ رقت و دقت
معانی جیسے۔ قافیہ سے جلن۔ [illegible] قافیے سے [illegible]
سخن۔ باین ہمہ اپنے نام کے ساتھ نئے القاب
کا لشکر۔ کوئی آسمان سخن کوئی آفتاب معانی کوئی
شاہ شیوہ بیانی۔ [illegible] کلام کی [illegible]
فصاحت کی [illegible]۔　　باقی آئندہ

راقم صادق المقال [illegible]

جلسہ

سری ونود راما [illegible] سبھا

بتاریخ ۱۳ اپریل [illegible] بمقام محلہ حسن گنج [illegible]
فیض آباد [illegible] ہوگا۔ باہر سے اچھے اچھے [illegible]
آئین گے جس نو بجے سے [illegible]
بعد دوپہر تین بجے [illegible]
ہون گے

المشتہر [illegible] سکریٹری



تصویر: غُر، غُر، غُرّہ

مصور: تم لوگ غُر، غُر کرو مگر نقش تصویر ہی بنے رہوگے۔ اور ہم تمہیں بنا کے چھوڑینگے۔ آخر اور تصویریں بھی تو ہیں!

[illegible]

قانونی کونسل کی ذکاوت حس

کشف حدسی کا کھیل

نمبر ۴

(تتمہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۰ء)

حقیقت اور انصاف سے دیکھیے تو مدرسیکلٹی یعنی تھانی یا شکی کی حد مین یہ بھی داخل ہے کہ فاجران مصنف کو مال خود اپنے تصرف مین نہ آنے گر وہ عمل ایسا اختیار کیا جائے جسکا لازمی نتیجہ اتلاف مال ہو۔ یہ ایک ایسی صاف اور سچی بات ہے جسکے دیکھنے کا ایک آنکھ کی پتلی یا بائیت یا کسی نہ کسی پر گمان بھی نہین کیا جا سکتا۔ مگر ایسے حکام ایسے وکلا یا ایسے ماتحت عدالتی کارپرداز بہت کم ہین جو غربا کے مال پر ترس کھاتے ہون۔ اور اپنی امکانی سہولت کو ملحوظ رکھتے ہون جس سے وہ غریب فائدہ اوٹھا ئین۔ اگر ان سے جواب طلب کیا جائے تو قانون کے اعتبار سے اونکا جواب چاہان جہون سے درست ہوگا۔ مثلاً اونکے دفتر پر پیشیان بڑھنا بلکہ بغیر پیش ہوے مقدمہ کی پیشی بڑھ جانا۔ کشف حدسی جسکی تعریف ہم اوپر بیان کر چکے ہین ایک ایسی قوت ہے جس سے کوئی صحیح الدماغ شخص محروم نہین ہے پس کوئی وجہ نہین کہ ایک غریب دیہاتی فریق کی ایذاؤن سے کچہری اس ادراک کے واقف یا وکلا آگاہ ہون۔ جو کچہریان بارہ مہینے ایک ہی مقام پر رہتی ہین اون مین اگر پیشی بڑھ بھی جاتی ہے تو چندان ایذا نہین ہوتی۔ خدا نہ کرے کسی بھلے مانس کو دورے سے سابقہ پڑ جائے ادھر مقدمہ دورے سپرد ہوا ادھر غریب اہل مقدمہ کی جان پر بنی سر چکرانے لگا۔ گھر بھی چھوٹ گیا۔ شکار کا زمانہ ہے کچہری اور حاکم دونون خانہ بدوش ہین سے

ایک جا رہتے نہین عاشق بدنام کہین
دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین

آج جہان پڑاؤ ہے کل وہان صاحب صبح اوٹھکے بندوق کندھے پر رکھا اور پرندون کی تلاش مین ادھر ادھر اوڑتا پھرتا ہے دس بجے تک ناشتہ وغیرہ جیل کوٹ پر پشتی سے آکر ناواد دس بجے آیا تو سیدھا خیمے کے اندر گھس جانے بکٹ حاضری پر ہاتھ صاف کیا آرام کرسی پر پیٹ کے تھکن مٹانے لگا۔ دو بج گئے تو باہر نکلا۔ پکار ہوئی۔ جاڑون کا دن ہی کتنا ہوتا ہے دو ہی مقدمون مین شام ہو گئی۔ بارہ مقدمے پیش ہونے والے تھے دس رہ گئے چلئے کچہری برخاست خدا نہ نگاتس۔ اسٹیشن دور ہے ریل آئی بھی چل بھی گئی۔ فریقین جنگل بیابان مین ایک درخت کے نیچے منہ اندھے بیٹھے ہین دکھڑا رہے ہین۔

"ہان اے بدبختی۔ ایسی تیسی تمہارے مقدمہ کی کمبخت سارا دن اکارت گیا تیس روپلی پر تم ہمین یہان لے آئے ہم شہر مین ہوتے تو واللہ سو روپیہ کما لیتے۔ لاحول ولا قوة ایسے بیہودہ اجلاس سے پالا پڑا ہے کہ کچھ کہتے نہین بن پڑتا۔ اب بتاؤ ہم کہان سوئین تمہارے سر پہ نے جہان سے بے چال لاؤ ورنہ کل صبح کی گاڑی پر ہم چل دینگے۔ مقدمہ .... باخدا ہو جائیگا۔ منا کر نہین ۹۹ گوارا کر سکتے ہین۔"

"سینہ پر کھٹی سمتون ہم تو پوری کہاب۔ چینا چبانے ہمارے نہیں۔ نہا ہین تو گواہی تمہار کھلا ہو (خلاف) سے دیب پیچھے نہ کیو ایسی تا ہین وہیں بستر اوچیلا کیر تا کھو تم کا نہ جوڑی سیہرے سے یکمشت آوا جیے"

غرض ان دس مقدمون پر دوسرے دن پندرہ مقدمے اور بڑھے حاکم صاحب کا وہی ریل و رفتار ہے۔ بیلی جنگی وار تنخواہ دے کے یون تضییع اوقات بھی ایک قسم کی رشوت ستانی نہین تو اور کیا ہے۔ آنریبل چیف جسٹس نے اگر بلحاظ تجربہ ذاتی اس قسم کے افعال کو مدرسیکلٹی سے تعبیر کیا تب بھی وہ برحق ہین اور اگر یہ کشف حدسی سے ہوا تو یقیناً صحیح ہوا۔ افسوس ہے کہ مسٹر چنتامنی۔ پنڈت گوکرن ناتھ مسٹر بیدار پنڈت جگت نرائن بھی اس تحت حدسی سے بھی بالکل محروم ہین اور دعوے یہ ہے کہ ہم ہندوستانی عوام کے سچے بہی خواہ ہین۔

سب سے زیادہ قابل افسوس حالت پنڈت ہرکرن ناتھ مسٹر چنتامنی کی ہے جنھون نے سالہا سال اخبار نویسی کی اور اپنے بہت سے اس قسم کے صدہا واقعات پر مطالبہ انصاف کیا جو بھی جب اصلاح کا وقت آیا تو بگلے بن کے ٹھگون اور چورون کی حامی بنے۔ گویا حکام مین برے آدمی ہوتے ہی نہین اور چیف جسٹس کی نکتہ چینی کسی معصوم گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ کونسل مین اس قسم کے سوال اور ایسے بودے اور ڈھیلے جواب سے جو ہوم ممبر نے دیا ہر ایک صاحب عقل کے نزدیک کونسل خفیف اور سبک ہو گئی ہے۔ انگریزی حکومت کی طرف سے جو عام حسن ظن اور نفرت خلقت کے دل مین جاگزین ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ جملہ قوانین کی بنیاد عدل پر قائم نہین ہے بلکہ مصالح ذاتی اور ایسی سہولت پر قائم ہے جو تن پروری اور آرام طلبی کی ہم معنی ہے۔ جملہ قوانین قابل اصلاح ہین خصوصاً تعزیرات ہند اور پولیس کا قانون تفتیش جرائم زمانہ بدل گیا ہے برس اور ظلم کا دائرہ بڑھتا جاتا ہے رنگ مہذب ممالک کے طرز انصاف سے واقف ہوتے جاتے ہین اور جب اپنے ملک مین جنس انصاف کی کساد بازاری دیکھتے ہین تو کڑھتے ہین انھین غبطہ ہوتا ہے سو انگریز جو انگلستان مین حاکم ہین اور انگریزی ہندوستان مین بھی مگر وہان وہ خادم ملک و قوم ہین اور یہان نانا شاہی کرتے ہین چنتامنی کے اس کشف حدسی کو کہ جو ضمناً آنریبل چیف جسٹس نے کسی کالے آدمی پر رکھکے یہ بد زبانی کی ہے ہم حمایت قوم کے ذیل مین شامل نہین کر سکتے۔ ان کی یہ دوست پروری ہو تو ہو۔ اگر دوست پروری ہے تو ہندوستان کی فلاح اونکے دوستون پر کیونکر قربان کیجا سکتی ہے جبکہ ایک معزز چیف جسٹس یا عشاق اون گناہون کو مسٹر لمبرٹ را کسکلٹی" کا مرتکب قرار دیکھا ہو۔ عقلمند کے قابل وہی شخص ہے جسکے افعال اچھے ہون۔ اگر بدکار گورنر بھی ہو تو ہرگز قابل وقعت نہین بلکہ ایک ہمارے دوست تو اسکے قائل ہین کہ خدا بھی ظالم ہو تو وہ اوسکی پرستش اور اطاعت کر سکتا ہے ہمارے دل مین اوسکا وقار قائم نہین کر سکتا نہ اوس سے محبت ہو سکتی ہے۔ ایک اوڑنے بیٹھے نے جو کہانی کے مستند ہو گئے تھے در حقیقت باپ کو صحیح نصیحت تھی کہ "ابا! اگر تمہارے منہ مین لگی ...

باپ نے جواب دیا کہ بیٹا اگر تم شہر در بدر ہو میں گر رہو تو مگر دل سے اتر جاؤ گے۔ اولاد کے ساتھ باپ کو فطری محبت ہوتی ہے خدا سے خون نہیں ملا ہے اگرچہ "باپ" اور "رب" کی اصل ایک ہے۔ پس جب فطرت نے کہہ دیا کہ دل سے اتر جاؤ گے تو ظلم محسوس ہونے پر اعتقاد کب استوار رہ سکتا ہے جسکی اصل خیالات پر مبنی ہے۔

ابھی ایک مرحلہ اصلاح قانون کا طے کرنا ہے۔ کل پرزے یہی رہے تو امید نہیں ہے کہ مشین بکار آمد ہو۔ مثلاً ایک موٹا سا قاعدہ ہے کہ جب کوئی قتل ہوتا ہے تو حکومت مدعی بنتی ہے اور قاتل کو پھانسی پر لٹکا دیتی ہے۔ حکومت نے صرف اپنی ذات کو ذی رحم اور حق خواہ قرار دیا ہے اور اعزائے مقتول کو ادنے سا حق بھی نہیں دیا ہے یہ غلطی ہے۔ مقتول کے وارثوں کو ضرور معاف کر دینے کا حق ملنا چاہیے تاکہ دو جانیں ضائع نہ ہوں۔ فرض کیجیے ایک بڑے میاں کے اللہ دئے صرف دو لڑکے ہیں اونکی نسل کا تمام دارومدار انہیں دو پر ہے۔ اتفاقاً ان دو میں سے ایک نے دوسرے کو خدا کے گھر پہنچا دیا۔ قصاص میں دخل دینے کا حق بڑے میاں کو نہیں ہے۔ حکومت نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دوسرے صاحبزادے کی گردن رسی میں پھنسا کے ملک الموت سے لنگر پیچ لڑا دیا۔ دیکھنے میں تو یہ انصاف ہے مگر حقیقت میں انصاف نہیں کیا یعنی کہ بڑے میاں رہ گئے ٹنڈ منڈ ہوں۔ وہ دونو تو اچھے رہے ٹھنڈے ٹھنڈے قبر میں جا سوئے۔ اور بڑے میاں کی زندگی ہو گئی تلخ۔ ایک بیٹا تھا دوسرے کی گئی قاتل کے عوض بڑے میاں عمر بھر سزا بھگتینگے۔ بڑے میاں تھے ولی وارث اگر قصاص میں اونکی رائے بھی شریک کی جاتی تو وہ ہرگز دوسرے بیٹے کی پھانسی پر راضی نہ ہوتے۔ اب بیچارے کی نسل ہی قطع ہو گئی۔ [illegible]

تقسیم حیوۃ دین تو اور سنت ... اکثر پولیٹکل حکمتین چھوٹ چکیں اب مانگ اور جوڑنے کا سامان ہو گیا بڑے میاں تیمور لنگ کے صدمے سے کاہیکو جان بر ہونگے چاہے تراجید روزہ ہی ہو۔ ہندوستانی تمدن ایسی بے سلیقگی اور بے پروائی سے بنائے گئے ہیں جنہیں عقل اور انصاف دونوں کو معمولی سا دخل ہے۔ اوسپر یہ مصیبت ہے کہ اصلاح جنکے ہاتھ میں ہے وہ ملک فرنگی اور حجاز کا ذات جس کے بندے ہیں۔ باقی پھر کبھی (اگر تقاضا دیکھئے)۔

راقم۔ ... سفر بقلم ادب الملک

المختصرات

حجاج نے ایک لڑکے کی گردن مارنے کا حکم دیا میلاد نے سفارش کی کہ جانے دیجیے بچہ ہے۔ لڑکا ہنسا حجاج نے خندہ بے محل کا جواب طلب کیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اندازہ کرتا ہوں تم دونوں سے کون زیادہ بے وقوف ہے آپ طلب کرنے والا اوس موت کا جو ابھی نہیں آئی یہ بخشوانے والا اوس اجل کا جو سر پر منڈلا رہی ہے۔ عبدالرشید قاتل شردھانند آنجہانی پر بعض حضرات کو اب رحم آیا ہے جیکو سشن سے پھانسی کا حکم صادر ہو چکا فرماتے ہیں معاف کر دو۔ یارو اگر حماقت نے یونہی زور باندھا ہے تو پھانسی کے بعد معاف کر دینا ابھی کیا جلدی ہے۔

بحوالہ ... اخبار ... معلوم ہوا کہ اسمبلی کے دو ممبروں نے خوب ہولی کھیلی ایک صاحب کا اسم گرامی مسٹر عبدالمتین ہے۔ شامت ... [illegible] الغضب ... اور ... الارادہ کو بھی کہتے ہیں۔ قوت ارادی ... [illegible] ... باقی ... دوسرے صاحب کا نام نامی مسٹر کبیرالدین ہے بیشک ہولی اور ہولی ... کے ساتھ کبیر ... اور ... کبیرا ... [illegible]

ہوئی ہے۔

آج تک سنا نہیں بلکہ دیکھا تھا کہ اکبر الہ آبادی مرحوم قدیم نامہ نگار اودھ پنچ کو سب سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ ہمیشہ لکھنؤ کے محاورات اور لکھنؤ کی بول چال کے پابند رہے۔ اونھوں نے غلطی سے اپنی زبان کی حفاظت کی۔ لکھنؤ کے تمام مشہور شعراء سے ملتے جلتے رہے۔ چنانچہ ایک مضمون بھی اونکی شاعری کے خلاف لکھنؤ سے شائع نہیں ہوا۔ وہ ایک ظریف شاعر تھے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ فرنگی محل میں مرحوم اکبر کی ایک اناجی بھی خدا رکھے زندہ ہیں۔ "لکھنؤ" ان پر عتاب کے عنوان سے خادم الحرمین کے صفحہ پر ایک افسانہ شائع ہوا ہے۔ غالباً انھیں اناجی کی زبانی ہوگی صبغۃ اللہ صاحب نے یہ افسانہ لکھا ہے بات تو اس قابل کہ لوگ اس پر مشتعل ہوں۔ اناجی احتمالات سے استدلال کرتی ہیں "لکھنؤ اکبر مرحوم کو کس قدر نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوگا" وہ واضح ہے۔ اکبر ... سب ہی کچھ کہا گیا ہوگا ... اناجی کو طرز ترتیب میں بھی پہچان کا سلیقہ ہے ... [illegible]

عمارت دفتر ہمدم میں ایک شخص کسی شاہ صاحب رہتے ہیں انکو کشتوں سے علاج کا شوق ہے انھوں نے ہمارے سامنے سونے کا کشتہ پانچ منٹ میں لونگ سے تیار کیا۔ اونکا دعوے ہے کہ یہ کشتہ سل دق میں بہت مفید ہوتا ہے۔ کشتے کی تھوڑی سی مقدار بعد تجربہ اظہار رائے کی غرض سے ہمیں بھی دی ہے۔ شاہ صاحب قیمتاً نہیں دینا چاہتے اور ان سے طلب فرمائیں۔

تعطیل

حسب معمول قدیم امسال یکم اپریل کا اودھ پنچ بوجہ تعطیل عید الفطر شائع نہ ہوگا۔ البتہ نمبر ... ۸ اپریل کو شائع ہو جائیگا۔

منیجر

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات اور کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے ... سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین صدہا انگوٹی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے ... سمجھ لینے کے بعد ... ابتدا سے کتاب مین لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ... ایک معمولی ... [illegible] ... سے کام نکال سکتے ہین ... اس کتاب مین ملیگا فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول ... [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنو